السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت اپنے خاوند سے خلع لیتی ہے، پھر رجوع کرنے پر آمادہ ہوجاتی ہے، کیا خلع کے بعد رجوع ہوسکتا ہے نیز زندگی میں کتنی مرتبہ عورت کو خلع لینے کا حق ہے؟ طلاق کے لیے تو تین کی تحدید ہے، خلع کی تحدید بھی ہے یا نہیں؟ قرآن وحدیث کے مطابق جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میاں بیوی کے لیے دو قسم کی علیحدگی ایسی ہے کہ وہ عام حالات میں دوبارہ ازدواجی زندگی گزارنے کے اہل نہیں رہتے، ایک تو وقفہ وقفہ سے تین طلاق دینا، اس صورت میں وہ صلح نہیں کرسکتے ہاں اگر تیسری طلاق کے بعد بیوی کسی دوسرے شخص سے اس کے گھر آباد ہونے کا ارادہ لے کر نکاح کرتی ہے پھر وہ فوت ہوجاتا ہے یا اسے طلاق دے دیتا ہے تو عدت گزارنے کے بعد پہلے خاوند سے نکاح ہوسکتا ہے۔ دوسری علیحدگی جو لعان کے بعد عمل میں آئے تو ایسے میاں بیوی زندگی میں کبھی اکٹھے نہیں ہوسکتے، البتہ خلع کے بعد بیوی اگر موقف سے دستبردار ہوجاتی ہے تو نئے نکاح سے وہ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوسکتے ہیں، لیکن خلع کے بعد نکاح کرنے کی صورت میں پھر دوبارہ خلع کا پروگرام بنانا اللہ کی شریعت کو کھلونا بنانے کے مترادف ہے، ہمارے رجحان کے مطابق خلع بھی ایک قسم کی طلاق ہے بلکہ طلاق سے بھی زیادہ سنگین ہے۔ کیونکہ ایک یا دو طلاق کے بعد دوران عدت تجدید نکاح کے بغیر رجوع کیا جاسکتا ہے، لیکن خلع کے بعد تو تجدید نکاح کے بغیر رجوع ممکن ہی نہیں ہے، اس لیے عورت کو زیادہ سے زیادہ زندگی میں دو خلع لینے کا حق ہے جس کے بعد رجوع کیا جاسکتا ہے وہ بھی تجدید نکاح کے ساتھ لیکن تیسری دفعہ خلع لینے کے بعد ہمیشہ کے لیے معاملہ ختم ہوجائے گا، اگرچہ قرون اولیٰ میں اس قسم کا کوئی واقعہ ہماری نظر سے نہیں گزرا تاہم دیگر اشباہ و نظائر کو سامنے رکھتے ہوئے ہمارا یہ رجحان ہے کہ طلاق کی طرح خلع کی تعداد بھی مقرر ہونی چاہیے جو زیادہ سے زیادہ تین ہے، تین دفعہ خلع لینے کے بعد معاملہ ہمیشہ کے لیے ختم ہونا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:364

محدث فتویٰ